Lesson NO 151 — Root words — (75-82)

نستطیع - طوع - خوشی سے کرنا + چاہنا - ماننا

سالتک - سأل - سوال کرنا

تصحبنی - صحب - صحابی + صاحب + صحبت

(اکٹھے رہنا ساتھی صحبت + زمانہ دونوں پائے)

بلغت - بلغ - پہنچنا

فانطلق - طلق - کسی بندھن سے آزاد ہونا - ایک جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ چل پڑنا

استطعما - طعم - کھانے کے لیے

یضیفوھما (اسم جنس) - ضیف ① - مہمان کے لیے — مہمان کے لیے دو الفاظ

وفد ② - دونوں کا وفد بن کر کسی بادشاہ کے پاس جانا -

جدار - جدر - دیوار کے لیے — یرھقھما - رھق

ینقض - نقض - توڑنا / سوراخ کر دینا - — ذلت چھانا + تاخیر + کسی معاملے کو زور دار طریقے سے دبا لینا -

مسکین - سکن - رک جانا / ٹھہر جانا -

اعیبھا - عیب - توڑ پھوڑ کے لیے + نقص کے لیے

غصبا - غصب - چھین لینا + غاصب

کنز - same R.W ② - چھپا ہوا خزانہ → خزانے کے لیے 3 الفاظ

قنطار ① - مال و دولت کی کثیر مقدار

خزانہ ③ - جنس + نقدی کا سٹور - جس کی حفاظت کا انتظام ہو

Lesson No 151 — Tafseer — (75-82)

75 - خضرؑ کہتے ہیں کہ کیا میں نے نہ کہا تھا کہ آپ صبر نہ کر سکیں گے -

تکوینی علم (پوشیدہ باتیں نظر نہیں آتیں) موسیٰ - تشریعی علم (ظاہر نظر آتا تھا)

76 - موسیٰ نے فوراً اپنی غلطی کا قبول کیا اور کہا اگر میں کچھ پوچھوں تو ساتھ نہ رکھیں -

اب آپ کو عذر مل گیا ہے - آپ نے جب اس واقع کو نکل کیا

تثنیہ مذکر - ان، ین - دونوں آتا ہے ۔ ن کو حالت ... اور ... کے مطابق
جمع مذکر - ون - آتا ہے ۔

(آیت نمبر ۶۵)
تو آپ نے فرمایا کہ پہلا اعتراض موسیٰ نے بھول کر کیا تھا اور دوسرے اعتراض (آیت ۷۶) شرط کے طور پر کیا۔ (اگر اب اعتراض کروں تو ساتھ نہ رکھیں)

(Question) explain with Hadith

77- موسیٰ + خضرؑ کا گزر ایک بستی سے - لوگوں نے مہمان نوازی سے انکار کر دیا۔

یہ کون سی بستی تھی؟

* عبد اللہ ابن عباس سے روایت — انطاکیہ کی تھی۔
* ابن سیرین " — ایلہ والے تھے۔
* ابو ہریرہ سے روایت — اندلس کی کوئی بستی تھی۔

* بستی کی خصوصیات — فابوا ان یضیفوھما
مہمان نوازی سے انکار — بخیلوں کی بستی تھی۔

* مہمانوں کی عزت + مہمان نوازی کرنا - یہ شریعت کا + مذہب کا اولین فریضہ تھا۔

* آپ نے فرمایا
من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ
"جو کوئی آخرت پر اللہ پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ وہ اپنے مہمانوں کی مہمان نوازی کرے۔"

- مہمانوں کے ساتھ مسکرا کر، خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔
- اچھی مہمان نوازی کریں۔ ادب سے پیش آئیں۔
- گناہ معاف ہوتے ہیں مہمان نوازی سے۔

* حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ کے بارے میں آتا ہے۔
کہ وہ کہتے تھے کہ میں پتھر کو بھی ہاتھ لگاتا ہوں تو وہ سونا بن جاتا ہے۔

* آپ نے فرمایا — کہ عبد الرحمن بن عوفؓ نے ... مسرا طیر

پہلا سوال - بھول سے
دوسرا سوال - شرط تھا
تیسرا سوال - قصداً (ارادتاً)

* وہ دونوں سوال حضرت موسیٰ کے کس نوعیت سے تھے؟
* مہمان نوازی کی خاصیت کہف + احادیث کی روح سے۔
عبدالرحمن بن عوفؓ + آیت نمبر ۱۶ + تمام مذاہب کا اصول خلیفہ

جس سے تکلیف کم ہو جاتی ہے۔ دکھاوے کے بجائے پیار کرو۔ زیادہ سے زیادہ مہمان نوازی کرو۔

* عبدالرحمن بن عوفؓ بہت مہمان نواز تھے بہت بھوکوں کی دعوت کی راہ میں دیتے تھے۔

* **خضرؑ کا رویہ — احسان کا درجہ کا ہے۔**

جب کہ بستی والے مہمان نوازی سے انکار کر دیا ہے۔ موسیٰ یہ دیکھ کر چپ نہ رہ سکا۔ **کہتے ہیں کہ اگر آپ چاہتے اجرت میں لے لیتے۔**

* جیسے بعض دفعہ رشتہ دار، احباب اچھے رویے سے پیش نہیں آتے لیکن آپ پھر بھی نوازتے ہیں۔ کیونکہ یہی ہمارا دین ہمیں سکھاتا ہے۔

* **یہاں موسیٰ کا تیسرا اعتراض ہے اور قصداً ہے** (پیچھے جو شرط رکھی تھی اس کا مطلب تھا کہ میں بولوں گا)

78- خضرؑ نے کہا اب جدائی ہے ہمارے درمیان اب ان تینوں واقعات کی تفصیل سنو۔

Summary
آیت: ۷۹
* بعض اوقات جو چیز بری لگ رہی ہو درحقیقت وہ فائدہ مند ہوتی ہے۔
* زندگی میں چھوٹے نقصان ہمیں بڑے نقصان سے بچاتے ہیں۔

79- وہ کشتی مسکینوں کی - مزدوری کر کے کماتے ہیں۔

* **کعب احبار سے منقول ہے — یہ کشتی ۱۰ بھائیوں کی تھی ان میں سے [illegible] پانچ معذور تھے** - باقی پانچ دریا میں کشتی چلا کر اس سے کرایہ حاصل کر کے اپنا ضروریاتِ زندگی پورا کرتے تھے۔ وہ مسکین تھے مطلب ان کے پاس تھوڑا بہت تھا لیکن سب زیادہ نہیں کہ وہ اپنے حالات سنوار سکیں۔

* **بغویؒ** — عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے — یہ کشتی جس طرف جا رہی تھی وہ ایک ظالم بادشاہ تھا - اچھی حالت والی کشتیاں چھین لیتا تھا اور خود کے کاروبار میں استعمال کرتا - اس کی حالت دیکھ کر چھوڑ دیں گے۔

• مال اور اولاد — رحمت بن سکتے ہیں / آزمائش بن سکتے ہیں دلیل دین! — باقیات صالحات 801

← اللہ جب کچھ لیتا ہے تو بہتر سے نوازتا ہے۔

---

80 - الغلام — دونوں والدین (ماں اور باپ)

لڑکا تنگ کرے گا / چڑھے گا — اپنی سرکشی سے اور کفر سے

← فخشینا — اپنے اندیشہ کیلئے جمع کا صیغہ کیوں استعمال کیا؟

← ایک رائے

• انہوں نے اپنے اور اللہ کی طرف دونوں کی طرف اندیشہ منسوب کر دیا۔ کیونکہ اللہ جانتا تھا کہ یہ لڑکا یہ کرے گا۔

← دوسری رائے

• طغیانا — والدین کی نافرمانی میں سرکشی کی انتہاء کرے گا۔

کفرا — اللہ کی نافرمانی میں کفر کرے گا۔

اس لیے دونوں کی وجہ سے فخشینا استعمال کیا ہے۔

کفر — opposite — زکوۃ ، طغیانا — opposite — اقرب رحما

81 - اللہ ان کو بہترین اولاد سے نوازے

(1) محبت و احترام میں / اعمال و اخلاق میں پاکیزہ ہے۔ کردار پاکیزہ

(2) ماں باپ کے حقوق + رحم کے رشتوں کے حقوق (زکوۃ) ہے۔

بہت صلح رحمی ہو (اقرب رحما)

پاکیزہ کردار + اخلاق + اللہ کا نیک بندہ

محبت + شفقت + رحم دل + صلح رحم

82 - حضرت ابو درداؐ نے آپؐ سے روایت کیا۔

کہ وہ کنز سونے چاندی کا ذخیرہ تھا جو باپ نے اس دیوار کے نیچے چھپایا تھا۔

(اس شخص نے اپنی وفات سے پہلے وہ خزانہ دیوار کے نیچے چھپا کر اللہ کے حوالے کر دیا۔ جو لوگ مہمانوں کے ساتھ اتنا بخل رویہ دکھا رہے ہیں وہ یتیموں کا مال کیسے چھوڑتے۔)

• اللہ یتیموں کو اپنے Direct under لے لیتا ہے وہ خود نگران بن جاتا ہے۔

← کبھی کبھار زندگی میں آپ کو آپ کی غلطی سے زیادہ سزا دے دی
جاتی ہے ایسے میں ماں باپ سرپرست بنتے ہیں اگر وہ نہ ہیں
تو پھر اللہ خود ان کا سرپرست بن جاتا ہے۔

قرآن — جن کے ماں باپ کو میں لے لیتا ہوں ان کا واسطہ (ماں باپ)
جب لے لیتا ہوں تو میں خود ان کا کفیل / سرپرست بن جاتا ہوں

← احادیث

- یتیموں کی کفالت کرنے والا سیدھا جنت میں جائے گا۔
- یتیموں کی کفالت والے کو اللہ کے سامنے کا سایہ نصیب ہوگا
- یتیموں کا مال کھانا گویا اپنے پیٹ کو آگ سے بھرنا ہے۔

← سب سے زیادہ محبت آپ ﷺ سے — اللہ نے یتیم پیدا کیا۔
اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ
"الم یجدک یتیما فاوی"۔
آپ کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ نے کئی سال آپ کو اپنے ماں
باپ کے سائے میں پروان چڑھایا پھر لے لیا۔

- سورۃ کہف جمعہ کی تلاوت — دو جمعوں کے درمیان نور
خود پڑھیں اور بچوں کو عادت ڈالیں تاکہ نسلوں میں
رکھا ہو جائے۔

← آیت سے دونوں صحابہ روایت کرتے ہیں۔

- حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ عثمان بن عفانؓ بھی روایت کرتے ہیں
وہ سونے کی ایک تختی تھی جس پر نصیحت کے (7) کلمات لکھے تھے۔
جو نیک باپ نے اپنے بچوں کے لیے رکھی تھی۔

(1) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
(2) تعجب ہے اس شخص پر جو تقدیر پر ایمان رکھتا ہے پھر غمگین کیوں ہوتا ہے

ہوتا ہے۔

③ تعجب ہے اس شخص پر جو اس پر (اللہ پر) ایمان رکھتا ہے کہ رزق کا ذمہ دار اللہ ہے تو پھر وہ ضرورت سے زیادہ مشقت اور فضول قسم کی کوشش میں کیوں لگا رہتا ہے۔
(کوشش کریں مگر فضول قسم کی نہیں)

④ تعجب ہے اس شخص پر جو موت پر یقین رکھتا ہے پھر خوش و خرم کیسے رہتا ہے۔ (چین کی بانسری بجانا)

⑤ تعجب ہے اس شخص پر جسکو آخرت کے حساب پر یقین ہے تو غفلت کیسے برتتا ہے۔
(اگر یہ پتہ لگ جائے کہ record ہو رہا ہے تو conscious ہو جاتا ہے تو کراما کاتبین تو ہر وقت record کر رہے ہیں)

⑥ تعجب ہے اس شخص پر جو دنیا اور اسکے تمام انقلابات کو جانتا ہے تو پھر کیسے مطمئن ہو کر بیٹھتا ہے۔

⑦ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ← والدین کی نیکی نسل در نسل چلتی ہے۔ والدیک تھا اللہ نے کیسے یتیموں کے مال کی حفاظت کی۔ مر والدین کی نیکی کا فائدہ اولاد در اولاد کو پہنچتا ہے۔ یتیموں کا ماں باپ نیک تھے تو اللہ نے بڑی اولاد سے حفاظت کی۔

* محمد بن منکدر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک بندے کی نیکی اور فرمانبرداری کی وجہ سے اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد اور اسکے خاندان کی اور اس کے آس پاس کے مکانات کی حفاظت کرتے ہیں۔
یعنی اس ایک نیک انسان اور اس ایک گھر میں رہنے والے نیک انسانوں کی وجہ سے اس جگہ، اس علاقے اور اس شہر کی اللہ تعالیٰ حفاظت کرتے ہیں۔

Summary — والدین کی نیکی کی وجہ سے اولاد کی حفاظت کی اللہ سبحانہ وتعالیٰ۔

← حضرت شبلیؒ فرماتے ہیں،

کہ میں اس شہر کیلئے امن ہوں۔ پھر جب اُن کی وفات ہو گئی تو کفار (دیلمیوں) نے دریائے دجلہ کو عبور کر کے بغداد پر قبضہ کر لیا۔

اس وقت لوگوں کی زبانوں پر دو باتیں تھیں۔

ہمارے اوپر دوہری مصیبت ہے

ایک شبلی کی وفات کی اور دوسرے کفار (دیلمیوں) کا قبضہ

← لوگوں کو چاہیئے کہ اپنے علماء، نیک لوگوں، سکالرز

نیک ماں باپ — کا احترام کریں + عزت کریں۔

اور ایسے نیک ماں باپ جو دنیا سے جا چکے ہیں انکی اولاد

کا دھیان رکھیں کہ کہیں وہ غلط روش پر نہ چلے جائیں اگر

باپ ہوتا تو ہدایت کا راستہ دکھاتا اور تبلیغ کرتا۔

← اللہ نے اُن کے باپ کی نیکی کی وجہ سے اُن دونوں سے

محبت کا اثر ہے۔

اللہ کی عنایت — ایک بندے کی نیکی + صلاحیت کی وجہ سے

اُس انسان کی اولاد در اولاد اردگرد + علاقے تک کی حفاظت +

راہنمائی کی جاتی ہے۔

← اشدھما سے مراد

- انسان اپنی پوری قوت سے بھلے اور برے کی صلاحیت کا جان جاتا ہے۔ اس کیلئے کیا اچھا کیا بُرا ہے۔
- 25 سال یہاں 40 سال • قرآن میں ایک جگہ 40 سال ہے

اُکھڑی — کے کام — سخت ناپسندیدہ کام / بات

- صرف دیوار کے نیچے خزانے کو چھپانے کیلئے دوبارہ بنا دینا + لڑکے کو قتل کر دینا + کشتی کو عیب دار کر دیا۔

یہ سارے کام میں نے اپنے ارادے سے نہیں کیے
مطلب — اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتے ہیں اور دنیا میں جتنے کام ہوتے ہیں وہ سب اللہ کے حکم اور مصلحت کے تحت ہوتے ہیں۔

← موسیٰ کے پاس جتنے معجزات بنی اسرائیل کو جا کر دکھانے کے لیے دیے تھے اُن پر موسیٰ کہتے تھے کہ سب باذن اللہ (اللہ کے حکم سے ہیں)۔

* جن باتوں کا علم نہ ہو اُن کو اللہ سے منسوب کر دینا چاہیے۔

موسیٰ پیغمبر تھے اور وعدہ کیا اور انشاءاللہ کہا تھا پھر بھی وہ صبر نہ کر سکا۔
مفسرین کے مطابق — یہ سارے واقعات موسیٰ کے شرعی علم سے ٹکراتی تھیں اس لیے وہ چپ نہ رہ سکا۔

← 82-78 — تمام واقعات سے اسباق

① آپ ﷺ کو + صحابہ کو صبر کرنے کی تلقین کی ہے۔
اور استقامت کا حکم دیا ہے۔
جس شخص میں صبر و استقامت کی روح صحیح طرح سے سرایت نہ کر جائے وہ صحیح طریقے سے زندگی نہیں گزار سکے گا۔
(ایسے لگتا ہے آج جیت گزر جائے گی زندہ نہ بچ پائے گا۔
Remember —— لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا
صبر کی صفت کو راسخ کرنا —— یہ کیسے راسخ ہوں گے — صبر کی بنیاد عقائد ہیں۔ جتنا زیادہ مضبوط عقائد کا مالک شخص — اتنا زیادہ صابر ہوگا۔

ایک چیز اپنے اندر راسخ کرلیں → اچھی اور بری چیز دونوں منجانب اللہ ہے -

پورے مکی دور میں عقائد مضبوط کیے گئے ہیں -

عقائد کی ایک مثال

* دنیا میں سب کچھ اللہ کی اجازت + حکم + رضا + مشیت سے ہوگا - اللہ کی مرضی کے مطابق ہوتا ہے -

(میری عمر کیا ہے؟ میرے حالات کیا ہیں؟ میرے لیے یہ کیوں کر دیا؟)

Don't ever challenge Allah's SWT decisions.

کائنات کا ذرہ ذرہ بھی اللہ کے اذن اور مرضی کے مطابق چلتا ہے اسی طرح سب کام بھی اسی اذن کے مطابق ہیں -

② ← اللہ تعالیٰ خیرِ مطلق اور حکیم ہے - اللہ کل خیر کا مجموعہ ہے -

اللہ کا کوئی بھی ارادہ خیر اور حکمت کے بغیر نہیں ہے -

- باطل کو ڈھیل دینا بھی - اس میں اللہ کی طرف سے خیر ہے -
- نیک لوگوں پر مصائب آنا — " " " "

③ ← اللہ کے سب ارادوں + فیصلوں میں خیر پوشیدہ ہے -

← انسان کا علم بہت محدود ہے - وہ اللہ کی حکمت کے علم کو پہچان نہیں سکتا -

اگر دنیا میں ان حکمتوں کا نہ بھی پتہ چلا تو آخرت میں پتہ چل جائے گا اس لیے

چاہیے کہ ہر معاملے میں صبر و شکر کریں پھر ہی زندگی کامیاب ہے -

Example → بادشاہ اور وزیر - کہانی - وزیر کا کہنا ہے اس میں بھی کوئی خیر ہوگی

ایک دن انگلی کٹ گئی بادشاہ کی - وزیر کا خیر کا کہنا - قید میں چلے گیا

کئی سال قید میں رہے گا - شکار - جنگلی نما انسان - عبادت کا
دن - انسان کی بھینٹ چڑھانا - بادشاہ پکڑا گیا -
پادری نے کہا کہ نہیں چڑھ سکتی - کیونکہ انگلی کی وجہ
سے نامکمل انسان تھا۔

اتنے سالوں میں حکمت نظر نہ آئی اُس دن نظر آئی۔
بادشاہ نے معذرت کی۔ وزیر نے کہا اس میں بھی کوئی
خیر ہوگی۔ ورنہ وہ لوگ مجھے بھینٹ چڑھا دیتے۔

← موسیٰ کا تربیتی سفر - حکمت کے اثرات سے نظر آ رہا ہیں
بنی اسرائیل بڑی بودی قوم - بادشاہ تو بڑا جبار
اور موسیٰ میں صبر کو راسخ کرنے کیلئے اس تربیتی دور
سے گزارا - ہر چیز میں مصلحت ہے۔

اللہ جب نوازتا ہے یہاں محروم کرتا ہے - اولاد دیتا ہے اور
لے لیتا ہے صحت دیتا ہے اور بیماری بھی دے دیتا ہے۔

یہ سب اللہ کی حکمت ہے جتنا اونچا مقام اللہ تعالیٰ نے کر
دینا چاہتے ہیں اتنا زیادہ آزمایا جاتا ہے بھٹی میں
تپایا جاتا ہے۔ مصیبتیں مانگیں نہیں لیکن آ جائیں
تو صبر کا پیکر بن جائیں۔
ہم انسان دنیا میں امتحان کیلئے بھیجے گئے ہیں تو پھر امتحان ہوگا
بس پھر **صبر و ذکر** کا پیکر بن جائیں۔
۹ حدیث میں رجل کا لفظ آیا ہے۔ + فرشتے جب بھی انسانی شکل میں آئے مردوں کی شکل میں
← حضرت خضرؑ کیلئے - 65 - عبدنا کا لفظ استعمال ہے
قرآن میں فرشتوں کیلئے بھی عبد کا لفظ استعمال ہوا ہے

اللہ کا رحم - گفتگو کا انداز ہے۔

آپؐ نے فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ موسیٰؑ پر رحم کریں اگر وہ صبر کرتے تو ہمارے سامنے بہت سے حقیقتیں آ جاتیں۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا میں ایسے ہزاروں واقعات ہیں جو وقتی طور پر ہماری عقل میں نہ سمجھ آنے والے ہوتے ہیں لیکن اللہ کی حکمت چھپی ہوتی ہے۔

حضرت موسیٰؑ کے واقعے سے عملی اصول:

1. صبر [آج کے اور آنے والی تمام نسلوں کے لیے]
2. جو کچھ بھی ہوتا ہے اللہ کے حکم اور مشیعت سے ہوتا ہے۔
3. اللہ رب العزت کے ہر کام میں حکمت پوشیدہ ہوتی ہے۔
4. ہمارا علم محدود ہے (انسان کا علم)
5. اللہ خیر المطلق ہے۔

← مومن کی دو حالتیں ہوتی ہیں۔

- کچھ مل جانے پر شکر - منجانب اللہ
- کچھ چلے جانے پر صبر - منجانب اللہ

صبر - عقیدے کی بنیاد - تین ہیں۔

1. دنیا میں جو کچھ ہوتا اللہ کے حکم سے
2. باطل کو ڈھیل اللہ کی مشیت کے مطابق
3. ~~اللہ~~ انسان کا علم محدود ہے اللہ کے سامنے۔